جمعرات 11۔دسمبر1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی

[illegible]

جمعرات 10 شعبان ۔1418ھ 11 فتح 1376ہش 11 دسمبر 1997ء

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا جنازہ

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا جنازہ 12-دسمبر1997ء کو جمعہ کے روز جمعہ کی عبادت کے معاً بعد بیت اقصیٰ میں ادا کیا جائے گا۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانی سلسلہ کے پوتے' حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے صاحبزادے قدیمی خادم سلسلہ

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب رحلت فرما گئے

آپ کو سب سے طویل عرصہ ناظر اعلیٰ' امیر مقامی اور صدر مجلس مشاورت رہنے کی سعادت حاصل ہوئی

صدر صدر انجمن احمدیہ' ناظر امور عامہ' ناظر ضیافت اور ناظر زراعت کے عہدوں پر بھی فائز رہے

ربوہ: 10۔دسمبر1997ء۔ احباب جماعت کو نہایت دکھ اور افسوس کے ساتھ خبر دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیمی خادم خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے درخشندہ گوہر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب آج دن کے قریباً گیارہ بجے فضل عمر ہسپتال میں انتقال فرماگئے۔ آپ کی عمر 86 سال تھی۔ آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے صاحبزادے تھے۔

آپ کو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں سب سے لمبا عرصہ بطور ناظر اعلیٰ اور بطور امیر مقامی اور بطور صدر مجلس مشاورت نہایت اہم اور تاریخی خدمات بجالانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ 1971ء میں ناظر اعلیٰ کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہوئے اور تادم وفات قریباً 26 برس اس عہدہ پر فائز رہے۔ اسی طرح آپ کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث اور امام جماعت احمدیہ الرابع کے دور امامت میں 45 مرتبہ امیر مقامی بننے کی سعادت حاصل اور حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے 1984ء میں لندن تشریف لے جانے کے بعد آپ مستقل طور پر قریباً 13 سال سے امیر مقامی کے عہدہ پر فائزہ رہے۔ (اس عرصہ میں سوائے اس کے کہ آپ چند یوم کے لئے ربوہ سے باہر گئے یا جب لندن تشریف لے گئے دیگر بزرگان سلسلہ امیر مقامی رہے)۔ اس طرح سے آپ کے امیر مقامی ہونے کا عرصہ مجموعی طور پر 13 سال سے زائد بنتا ہے۔

مجلس مشاورت کی صدارت کا اعزاز بھی حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے لندن تشریف لے جانے کے بعد 1985ء سے 1996ء تک (سوائے 1992ء کے جب آپ بیمار تھے) آپ کے پاس رہا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے 1962ء میں بطور نائب ناظر امور عامہ خدمات سلسلہ کا آغاز کیا اور آپ ناظر امور عامہ' ناظر زراعت' ناظر ضیافت اور 1984ء کے بعد سے صدر صدر انجمن احمدیہ کے عہدے پر فائز رہے۔ حضرت میاں صاحب 1964ء میں ناظر امور عامہ بنے 1969ء میں ناظر امور خارجہ بھی ہوئے۔ اور 1971ء میں آپ ناظر اعلیٰ کے عہدے پر فائز ہوئے ساتھ ہی آپ ناظر زراعت بھی تھے۔ 1983ء سے ناظر ضیافت کے عہدے پر بھی آپ کا تقرر ہوا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کو ذیلی تنظیموں مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصار اللہ میں بھی اہم ترین مناصب پر خدمات کا موقع ملا۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کے انتظامات میں آپ نائب افسر جلسہ سالانہ کئی سال خدمات بجالاتے رہے۔

آپ کی شادی محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے ہوئی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا آپ کی صاحبزادی محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اس وقت صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان ہیں اور آپ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر تعلیم ہیں۔ آپ کی اولاد کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

محترمہ صاحبزادی امتہ الرؤف صاحبہ بیگم محترم میر مسعود احمد صاحب' محترم صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب' محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب' محترم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر تعلیم۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب طویل عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے لیکن بار بار خلاف توقع آپ کو عمر عطا کی جاتی رہی۔ چند دن قبل طبیعت خراب ہونے پر آپ کو فضل عمر ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ جہاں آپ کی طبیعت قدرے سنبھل گئی۔ لیکن 10 دسمبر کو اچانک دل میں شدید کمزوری ہوئی اور آپ اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعائیں کریں۔ مولا کریم اپنے خاص فضل اور رحم سے حضرت میاں صاحب کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور آپ کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین

○○○

جنازہ حاضر و غائب

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ 97-11-19 کو بیت الفضل لندن میں درج ذیل جنازہ حاضر و غائب پڑھائے۔

جنازہ حاضر۔

مکرمہ زبیدہ چوہدری صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد رفیق صاحب۔لندن

جنازہ غائب۔

1۔ مکرمہ سعیدہ صالحہ محمد صاحبہ والدہ مکرمہ نسرین چغتائی صاحبہ۔لندن

2۔ مکرمہ آپا صالحہ صاحبہ والدہ نعیم احمد صالح صاحب آف آسٹریلیا۔ (مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب ان کے بھائی ہیں)

3۔ مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب سابق مربی سلسلہ۔جرمنی

4۔ مکرمہ کلثوم باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم مشتاق احمد باجوہ صاحب۔سوئٹزرلینڈ

سانحہ ارتحال

○ محترمہ عرشہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب (وفات یافتہ) آف گرمولہ ورکاں جو مکرم مبارک احمد قمر صاحب مربی انچارج و امیر فجی کی والدہ تھیں مورخہ 97-12-6 کو ربوہ میں وفات پاگئیں۔ اسی روز ان کا جنازہ مکرم مولانا عبد السلام صاحب طاہر مربی سلسلہ 'استاذ جامعہ احمدیہ نے پڑھایا اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد آپ نے ہی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ ضلع راولپنڈی کے گھٹنے کے جوڑ کی تبدیلی کا اپریشن آغا خان ہسپتال کراچی میں 11-دسمبر کو ہوگا۔ احباب سے خصوصی دعا کیلئے درخواست ہے کہ اس پیچیدہ اپریشن کے جملہ مراحل بخیر و خوبی طے ہو جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ اس خادم سلسلہ وجود کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

9-دسمبر کے پرچے میں اداریہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پہلا شعر یوں پڑھا جائے

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئنہ ابصار کا

(ادارہ)

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

11 فتح 1376 ہش 11 دسمبر 1997ء

اخلاق اور عبادات

ہمیں بتایا گیا ہے کہ "عبادت" برائیوں سے بچاتی ہے۔ یہاں برائیوں سے یہ مراد بھی ہو سکتی ہے کہ انسان کے اخلاق بہتر ہونے لگتے ہیں اور اگر "عبادت" کے باوجود اس کے اخلاق بہتر نہ ہوں تو کہا جاسکتا ہے کہ اس کی "عبادت" اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ لیکن "عبادت" کے لئے بھی یہ نہایت ضروری ہے کہ جیسے جیسے اس کے ساتھ اخلاق درست ہوتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی وہ اخلاق کی درستی کرے یعنی پہلے اخلاق کو درست کرے گا تو پھر عبادت کی طرف توجہ ہوگی اور عبادت کی طرف توجہ ہوگی تو اس کے اخلاق مزید درست ہوتے چلے جائیں گے۔ اور اخلاق درست ہوتے چلے جائیں تو اس سے برائیاں سرزد نہیں ہوں گی۔ وہ نیکیوں کی طرف مائل رہے گا اور نیکیاں ہی کرے گا۔ پس اصل بات یہ ہے کہ سب سے پہلے انسان کو اخلاق درست کرنے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ عبادت کا تعلق زیادہ تر خدا تعالیٰ سے ہے اور اخلاق کا تعلق زیادہ تر انسانوں سے ہے۔ وہ انسانی معاشرے میں کس طرح زندگی بسر کرتا ہے۔ یہ بات بتاتی ہے کہ انسان کے اخلاق کیسے ہیں۔ اگر انسانوں ہی سے اس کا معاملہ ٹھیک نہیں ہے تو خدا کے ساتھ اس کے خیال میں اس کے معاملے کے ٹھیک ہونے کا کوئی مطلب نہیں۔ دراصل اللہ تعالیٰ ہمیں یہی تلقین فرماتا ہے کہ پہلے انسانوں کے ساتھ نیک معاملہ کرو پھر میری طرف آؤ۔ اگر انسانوں کے ساتھ نیک معاملہ نہیں کروگے تو میری طرف آنے کا کوئی مطلب نہیں۔ بلکہ ہمیں بتایا گیا ہے نا! کہ جو گناہ خدا کے ساتھ اچھا معاملہ نہ کرنے سے سرزد ہوتے ہیں وہ تو خدا تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔ لیکن جب انسانوں کے ساتھ برا معاملہ کرنے سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ اس وقت تک معاف نہیں کرتا جب تک انسانوں سے معافی نہ مانگ لی جائے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ بھی اس بات کو بہت اہمیت دیتا ہے کہ پہلے انسانوں کے ساتھ معاملہ ٹھیک ہونا چاہئے۔ اور انسانوں کے ساتھ معاملے کو ٹھیک کرنے ہی کا نام اچھے اخلاق ہیں۔

پس عبادت سے پہلے اخلاق کو درست کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اس کا یہ مطلب نہیں اور ہرگز یہ مطلب نہیں کہ جب تک اخلاق درست نہ ہو جائیں عبادت نہ کی جائے۔ مطلب یہ ہے کہ انسان ترجیح اس بات کو دے کہ اس کے اخلاق درست ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ عبادت بھی کرے۔ لیکن توجہ اخلاق پر دے اور اخلاق کی درستی کے ساتھ ساتھ اس کی توجہ عبادت کی طرف بڑھتی چلی جائے پھر عبادت کرنے سے اس کے اخلاق مزید بہتر ہوتے چلے جائیں گے۔ کیونکہ اخلاق کا کوئی ایک درجہ نہیں ہے۔ اخلاق درجہ بدرجہ آگے بڑھتے ہیں۔ کسی اچھے انسان کے اخلاق اچھا ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ مکمل طور پر اس کے اخلاق اچھے ہیں۔ ہر لمحہ اور ہر قدم پر وہ اپنے اخلاق کو بہتر بنا سکتا ہے اور اسے بنانا چاہئے۔ پس اخلاق اور عبادت کا تعلق یہ ہے کہ اخلاق درست کئے جائیں تو عبادت کی طرف توجہ پیدا ہوگی اور عبادت کی طرف توجہ پیدا ہوگی تو انسان کے اخلاق درست ہوتے چلے جائیں گے۔ کیونکہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ عبادت اچھے اخلاق کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ عبادت سے فحشاء چھوٹ جاتے ہیں اور فحشاء چھوٹنے سے ہی اخلاق بہتر ہو سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ارشاد پیش کیا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"درستی اخلاق کے بعد دوسری بات یہ ہے کہ دعا کے ذریعے سے خدا تعالیٰ کی پاک محبت حاصل کی جاوے۔ ہر ایک قسم کے گناہ اور بدی سے دور رہے۔ اور ایسی حالت میسر ہو کہ جس قدر اندرونی آلودگیاں ہیں ان سب سے الگ ہو کر ایک مصفا قطرے کی طرح بن جاوے۔ جب تک یہ حالت میسر نہ ہوگی تب تک خطرہ ہی خطرہ ہے۔ لیکن دعا کے ساتھ تدابیر کو نہ چھوڑے کیونکہ اللہ تعالیٰ تدبیر کو بھی پسند کرتا ہے۔"

اس ارشاد میں دعا کا جو ذکر کیا گیا ہے وہ دراصل عبادت ہی کے ذریعہ عمل میں لائی جاتی ہے۔ انسان عبادت کرے اور دعا کرے۔ یوں تو دعا چلتے پھرتے بھی کر سکتا ہے۔ لیکن دعا کی اصل وہی حالت ہوتی ہے جسے عبادت کہا جاتا ہے۔ عبادت کے دوران وہ خدا تعالیٰ سے دعا کرے کہ اس کی پاک محبت حاصل ہو جائے۔ یہ پاک محبت اس کے اخلاق پر بھی اثر انداز ہوگی۔ کیونکہ جو شخص خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے وہ اس کے بندوں سے محبت کرے گا۔ اور جو بندوں سے محبت کرے گا وہ ان سے بہتر سلوک کرے گا۔ اور بہتر سلوک کرنا ہی بہتر اخلاق کا معیار ہے۔

پس اخلاق کو درست کرنے کی کوشش کی جانی چاہئے۔ اخلاق کو اونچے سے اونچے درجے تک لے جانے کی کوشش کی جانی چاہئے اور ایسا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے یعنی عبادت کی طرف متوجہ رہنا چاہئے۔ اور عبادت کے ذریعے دعا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اس بات کی خواہش کرنی چاہئے کہ انسان کے ہر قسم کے گناہ اور اس کی ہر قسم کی بدی اس سے دور رہے۔ وہ خود ان چیزوں سے دور رہے۔ اور یہ بات صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی محبت ہی اسے عطا کر سکتی ہے۔ جب تک یہ کیفیت نہ ہو عبادت بھی بے معنی اور اخلاق سے بھی دوری۔ پس ان دونوں باتوں کو ہمیشہ آپس میں اکٹھا رکھنے کی کوشش کی جائے۔ عبادت کے ذریعے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے اور تدبیر کے ذریعے بھی اپنے اخلاق کو بہتر بنانے کی کوشش کیجائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جو حقیقت ہے اسے واضح کرو
سچ کو سچ کہتے ہوئے تم کیوں ڈرو
زندگی تک زندگی ہو دل پسند
موت جب آئے تو خوش ہو کر مرو
راستہ پُر خار ہے اور پُر خطر
سوچ کر، اور دیکھ کر، پاؤں دھرو

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقینِ عمل

خدام الاحمدیہ کے متعلق آپ نے فرمایا۔

ہر جگہ ان کا یہ کام ہوگا وہ سلسلے کا لٹریچر پڑھیں۔ نوجوانوں کو دینی اسباق دیں۔ مثلاً صبح کے وقت یا کسی اور وقت ایک دوسرے کو پڑھایا جائے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتابیں پڑھنے کے لئے کہا جائے اور پھر ان کا امتحان لیا جائے۔ اسی طرح وہ خدمت خلق کے کام کریں اور خدمت خلق کے کام میں یہ ضروری نہیں کہ اپنے ہی مذہب کے غریبوں اور مسکینوں اور بیواؤں کی خبر گیری کی جائے بلکہ اگر ایک ہندو یا سکھ یا عیسائی یا کسی اور مذہب کا پیرو کسی دکھ میں مبتلا ہے تو تمہارا فرض ہے کہ اس کے دکھ کو دور کرنے میں حصہ لو۔ کہیں جلسے ہوں تو اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کردو میں نے اس قسم کے مقاصد کے لئے احمدیہ نیشنل لیگ کور قائم کرنے کی اجازت دی تھی مگر مجھے افسوس ہے کہ اس کا بہت سا وقت لیفٹ اور رائٹ میں ہی خرچ ہو گیا۔ وہ اپنے دائیں اور بائیں تو دیکھتے رہے۔ مگر انہوں نے اپنے سامنے کبھی نہ دیکھا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ انہوں نے اس وقت تک کوئی مفید کام نہیں کیا۔ انہوں نے بھی بعض مفید کام کئے ہیں خصوصاً جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اور دوسرے اجتماعوں کے موقعہ پر ان کا جو انتظام ہوتا ہے وہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ مگر قواعد کرنے کے علاوہ یا بعض جسمانی خدمات کے علاوہ میں جن کاموں کی ان سے امید رکھتا تھا۔ وہ پورا نہیں ہوا۔ میرے پاس لیگ کور قواعد کرانے والے افسروں نے اپنے کام کی فہرست پیش کی ہے کہ وہ فلاں فلاں کام کرتے رہے ہیں۔ میں خطبے میں ان کے کام کے اس حصے کا خود ہی اعتراف کرچکا ہوں۔ میرا اظہار خیال قواعد سکھانے والوں کے مطابق نہیں۔ انہوں نے باقاعدگی سے کام کیا ہے اور اس کا مجھے اعتراف ہے جو شکوہ میں نے کیا ہے وہ لیگ کا ہے کہ دوسری اغراض جو علاوہ قواعد کے تھیں وہ انہوں نے باوجود درجنوں دفعہ مجھ سے مشورہ لینے کے پوری نہیں کیں۔ بہرحال میں امید کرتا ہوں۔ کہ اگر نیشنل کور نے مقصد پورا نہیں کیا تو اب مجلس خدام الاحمدیہ کے ارکان ہی اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے اور اپنی زندگی کو کار آمد بنائیں گے اور سلسلے کے درد کو اپنا درد سمجھیں گے۔ لیکن جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں مجلس خدام الاحمدیہ میں جو بھی شامل ہو وہ یہ اقرار کرے کہ میں آئندہ یہی سمجھوں گا۔ کہ احمدیت کا ستون میں ہوں۔ اور اگر میں ذرا بھی ہلا اور میرے قدم ڈگمگائے تو میں یہ سمجھوں گا کہ احمدیت پر زد آگئی۔

توبہ کا مسئلہ

بعض لوگ توبہ کے مسئلہ کے متعلق اپنی نادانی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ توبہ کا دروازہ کھولنے سے بدی کا دروازہ بھی ساتھ ہی کھل جاتا ہے۔ اور بجائے اخلاق میں ترقی کرنے کے انسان بداخلاقی کے ارتکاب پر اور بھی دلیر ہو جاتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میں جب چاہوں گا توبہ کر لوں گا اور خدا سے صلح کرلوں گا۔ لیکن یہ خیال بالکل غلط اور توبہ کی حقیقت کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔ جب چاہوں گا توبہ کرلوں گا کا خیال کبھی ایک عقل مند انسان کے دل میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسے کیا معلوم ہے کہ میں کب مروں گا اگر اچانک موت آ جائے تو توبہ کس وقت کرے گا۔ علاوہ ازیں توبہ کی حقیقت کو یہ لوگ نہیں سمجھتے۔ توبہ کوئی آسان امر نہیں اور نہ انسان کے اختیار میں ہے کہ وہ جب چاہے اپنی مرضی سے توبہ کرلے کیونکہ توبہ اس عظیم الشان تغیر کا نام ہے جو انسان کے قلب کے اندر پیدا ہو کر اس کو بالکل گداز کردیتا اور اس کی ماہیت کو ہی بدل ڈالتا ہے۔ توبہ کے معنے جیسا کہ اوپر بتایا جاچکا ہے اپنے پچھلے گناہوں پر شدید ندامت کا اظہار کرنے اور آئندہ کے لئے پورے طور پر خداتعالیٰ سے صلح کرلینے اور اپنی اصلاح کا پختہ عہد کرلینے کے ہیں۔ اب یہ حالت یکدم کس طرح پیدا ہو سکتی ہے۔ یہ حالت تو ایک لمبی کوشش اور محنت کے نتیجے میں پیدا ہوگی۔ ہاں شاذونادر کے طور پر یکدم بھی پیدا ہو سکتی ہے مگر جب بھی ایسا ہوگا کسی عظیم الشان تغیر کی وجہ سے ہوگا جو آتش فشاں مادے کی طرح اس کی ہستی کو ہی بالکل بدل دے۔ اور ایسے تغیرات بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہیں۔ پس توبہ کی وجہ سے کوئی شخص گناہ پر دلیر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ توبہ اصلاح کا حقیقی علاج اور مایوسی کو دور کرنے کا ایک زبردست ذریعہ ہے جو انسان کو کوشش اور ہمت پر اکساتا ہے۔ اور یہ دھوکہ کہ توبہ گناہ پر اکساتی ہے محض عربی زبان کی ناواقفیت اور اس خیال کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے۔ کہ توبہ اس امر کا نام ہے کہ انسان کہہ دے کہ یا اللہ میرے گناہ معاف کر۔ حالانکہ گناہوں کی معافی طلب کرنے کا نام توبہ نہیں بلکہ استغفار ہے۔ توبہ گناہوں کی معافی طلب کرنے کو نہیں کہتے بلکہ گناہوں کی معافی سچی توبہ کا صحیح نتیجہ ہوتا ہے۔ اور اس دروازے کو کھول کر دین حق نے انسانی روح کو مایوسی کا شکار ہونے سے بچالیا ہے۔ بلکہ اس کے لئے لامتناہی ترقیات کا دروازہ کھول دیا ہے۔ کیونکہ جب انسان کو معلوم ہو جائے کہ اس کے لئے ترقی کا دروازہ کھلا ہے اور وہ بھی پاکیزگی حاصل کر سکتا ہے اور خداتعالیٰ کا مقرب بن سکتا ہے تو وہ ہمت نہیں ہارتا اور اپنی اصلاح کی فکر میں لگا رہتا ہے اور آخر وہ اس مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے اور اس کی روح ہر قسم کی سفلی آلائشوں سے پاک ہو کر عالم بالا کی طرف پرواز کرنے لگتی ہے۔

نسیم سیفی

احتیاط کا پہلو

ہم ہر روز ایسی خبریں سنتے ہیں کہ فلاں جگہ دو گاڑیاں ٹکرا گئیں۔ سڑک تو موجود ہوتی ہے۔ سڑک کے قوانین بھی موجود ہیں اور ان قوانین سے لوگ آگاہ بھی ہیں یعنی گاڑیاں چلانے والے۔ لیکن اس کے باوجود بھی نہ کبھی کہیں نہ کہیں کوئی گاڑی دوسری گاڑی سے ٹکرا جاتی ہے اور حادثہ ہو جاتا ہے۔ لیکن ہمیں کبھی یہ سمجھ نہیں آئی اور شائد کبھی سمجھ آبھی نہ سکے کہ ہوا میں ہوائی جہازوں کا آپس میں ٹکراؤ کیسا ہوتا ہے۔ ساری کھلی فضا ہے کوئی سڑک نہیں ہے کہ اس سے ادھر ادھر نہیں ہونا۔ کوئی ایسی سڑک نہیں ہے کہ جہاں دو جہاز بڑی مشکل سے چل سکتے ہوں اور ٹکرانے کا امکان ہو۔ اتنی کھلی فضا اتنی کھلی ہوا اور اس کے باوجود ہم بعض اوقات سنتے ہیں کہ جہاز ٹکرا جاتے ہیں اور دونوں جہاز تباہ ہو جاتے ہیں۔ ہم نے کسی سے پوچھنا چاہا تو وہ ہمیں زیادہ کچھ تو نہ بتا سکا لیکن ایک کام کی بات اس نے ضرور بتائی اور وہ یہ تھی کہ ہوائی جہاز جب ایک ہی لیول پر اڑتے ہیں تو بعض اوقات ٹکرا جاتے ہیں۔ اس لئے محفوظ طریق یہ ہے کہ جتنی اونچائی پر دوسرے جہاز سفر کرتے ہیں آپ اس سے تھوڑی سی اونچائی کم رکھیں۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ آپ کو منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے وقت زیادہ لگے لیکن کیا یہ بہتر نہیں کہ حادثے کی بجائے وقت زیادہ لگا لیا جائے۔ یعنی وقت بے شک زیادہ لگ جائے لیکن جانیں بچ جائیں۔ کوئی حادثہ نہ ہو۔ ہم بڑے حیران ہوئے ہم نے کہا کہ یہ طریق تو بڑا اچھا ہے۔ لیکن پتہ کیسے چلے کہ دوسرا جہاز کتنی انچائی پر اڑ رہا ہے۔ یا اڑنے والا ہے۔ کہنے لگے یہ عام طور پر پتہ ہوتا ہے۔ سب جہاز والوں کو پتہ ہوتا ہے ان کا جہاز کتنا اونچا اڑے گا۔ اس لئے آپ نے دیکھا ہوگا کہ اگر آپ سفر کر رہے ہیں تو وہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم اتنی بلندی پر اڑ رہے ہیں۔ اگر آپ کو پتہ ہے کہ دوسرے جہاز عام طور پر کتنی بلندی پر اڑتے ہیں۔ اور آپ حفاظتی طریق استعمال کرنا چاہتے ہیں تو یہ طریق بہت اچھا ہے کہ ان سے تھوڑا سا نیچے اڑیں تاکہ ٹکراؤ کا امکان نہ رہے۔ ٹکراؤ تو اس وقت ہوتا ہے نا جب ایک ہی سطح پر دو جہاز اڑ رہے ہوں۔ اول تو ایک ہی سطح پر دو جہاز اڑ رہے ہوں تو اتنی کھلی جگہ ہوتی ہے کہ ٹکرانے کا سوال نہیں پیدا ہونا چاہئے۔ لیکن انسان انسان ہے اور غلطی کا پتلا ہے۔ نہیں معلوم جہاز والوں میں سے کون غلطی کر بیٹھے گا کہ جہاز ٹکرا جائیں گے۔ خدا کرے ایسا کبھی نہ ہو لیکن کبھی نہ کبھی ہو ضرور جاتا ہے۔

پس یہ نقطہ نظر ہمیں بہت پسند آیا کہ کچھ نیچے رہ کر اپنا جہاز اڑائیں بلکہ جب یہ بات ہمیں بتائی گئی تو ہمیں زندگی کی دوسری شاہراہوں کا بھی خیال آنے لگا۔ ہم نے سوچا کہ ٹکراؤ میں یقیناً ایک طرف کو نقصان ہوتا ہے بعض اوقات دونوں اطراف نقصان اٹھاتی ہیں۔ لیکن عام طور پر انسان یہ نہیں چاہتا کہ دوسروں سے پیچھے رہے یا دوسروں سے نیچے رہے۔ وہ ان کی برابری پر جانا چاہتا ہے۔ بلکہ وہ ان سے بھی اوپر رہنا چاہتا ہے اور برابر ہونے یا اوپر جانے سے ہمیشہ خطرہ ہوتا ہے۔ حادثے کا خطرہ۔ آپ ایسا کیوں نہیں کرتے کہ دوسروں کو آگے نکل جانے دیجئے۔ آپ ذرا پیچھے رہ جائیے۔ ذرا نیچے رہئے۔ بے شک آپ کو منزل مقصود تک پہنچنے میں کچھ وقت زیادہ لگے گا۔ لیکن یقیناً اگر آپ نے سفر جاری رکھا تو آپ پہنچ جائیں گے اور حادثہ کوئی نہیں ہوگا۔

ہم نے اس بات پر غور کرنا شروع کیا تو زندگی کی کئی شاہراہیں سامنے آئیں اور کئی حادثے سامنے آئے اور پھر اس بات پر اعتماد اور بڑھ گیا کہ اگر ٹکراؤ سے بچنا ہے تو بے شک آپ تھوڑا سے نیچے رہئے ہو سکتا ہے آپ اوپر نہ ہو سکتے ہوں۔ اگر ہو سکتے ہوں تو اوپر بھی چلے جائیں لیکن اوپر جانا مشکل ہے نیچے رہنا آساں ہے۔ دوسروں کو آگے بڑھنے دیجئے۔ تیزی سے بڑھنے دیجئے آپ ان سے ذرا نیچے رہیں ذرا پیچھے رہیں۔ اور آپ بھی بڑھتے چلے جائیں۔ آپ بھی منزل پر پہنچ جائیں گے اور جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے کہ اس طرح حادثہ بھی نہیں ہوگا۔

پس یہ ہے احتیاط کا ایک پہلو۔

قرارداد تعزیت

○ ہم ممبران جماعت احمدیہ حلقہ ٹوٹنگ، لندن اپنے اجلاس عام میں محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ اہلیہ جناب مکرم نسیم سیفی صاحب، کی وفات کی خبر پاکر نہایت دکھ اور رنج کا اظہار کرتے ہیں۔ محترم نسیم سیفی صاحب جلسہ سالانہ 1997ء کے موقعہ پر برطانیہ تشریف لائے تو جلسہ کے بعد ٹوٹنگ مرکز میں بھی ایک روز تشریف لائے۔ اس دوران انہوں نے اپنے ذاتی حالات بتائے اور دینی خدمات کا تفصیلی ذکر کیا۔ محترم فیض محمد صادق صاحب جو محترم نسیم سیفی صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں وہ ٹوٹنگ جماعت کے ممبر ہیں۔ سیکرٹری وصایا اور چیئرمین اصلاح کمیٹی ہیں انہوں نے بتایا کہ انکی بھابی سکینہ سیفی صاحبہ نہایت سادہ طبیعت کی مالکہ، پرخلوص، ہمدرد، مخلص، دعاگو، فرض شناس، مہمان نواز، ملنسار تھیں۔ شفقت و محبت سے پیش آنا اور دین کی ہمہ تن خدمت آپ کی طبیعت کا خاصہ تھے۔ آپ نے اپنے خاوند کی اطاعت اور خدمت میں مثالی کردار ادا کیا۔ آپ نے افریقہ میں محترم سیفی صاحب کے ساتھ کئی سال تک جماعتی ذمہ داریوں کو نبھایا۔ [illegible] کئی سال سے صدر لجنہ تھیں۔ ہم محترم سیفی صاحب سے ان کے صاحبزادگان، صاحبزادی اور دیگر تمام عزیزوں

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبیلہ رفیق فوزی ناروے

کیلنڈر کی آپ بیتی

جوں جوں انسانی عقل نے ترقی کی اپنی ضرورت اور سمجھ کے مطابق زندگی کے مختلف پہلوؤں کے لئے نئی سے نئی ایجادات ہوتی رہیں۔ ایسی ہی ایجادات میں ایک کیلنڈر بھی ہے جو دنیاوی اور مذہبی ہر دو نظاموں کی ضروریات کا ایک اہم حصہ ہے۔

دن رات کے اوقات اور مہ و سال دنیا کے ہر مذہب میں ایک مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ آج دنیا میں جو کیلنڈر استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس کا وجود پہلے زمانے کے بہت سے کیلنڈروں کی مدد سے ڈھالا گیا ہے۔ گویا یہ ایک لمبے مرحلے اور بہت سے مدارج سے گزر کر موجودہ ترقی یافتہ شکل کو پہنچا۔

اس ایک کیلنڈر کے علاوہ بھی بہت سے کیلنڈر ہیں جو مختلف مذاہب والے اپنی مذہبی اور تاریخی ضروریات کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس قسم کے ہر ایک کیلنڈر کا دائرہ اس کے اپنے مذہب اور ماحول تک ہی رہتا ہے۔

تقریباً ہر قسم کے کیلنڈر کی بنیاد چاند اور سورج کے طلوع غروب ہونے کے اوقات پر ہے۔ اس وقت دنیا میں تین قسم کے کیلنڈر چل رہے ہیں۔

1۔ قمری کیلنڈر یہ سب سے قدیم تصور کیا جاتا ہے اور اس کے مہینے کی لمبائی ایک چاند کے پہلے دن کے طلوع ہونے سے دوسرے چاند کے طلوع ہونے تک ہوتی ہے۔ اس میں مذہبی تہوار اور اوقات چاند کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔

شمسی کیلنڈر شمسی کیلنڈر میں ایک سال میں 365ء25 دن ہوتے ہیں اور اس میں چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کا عمل دخل نہیں ہوتا۔ یہ مغرب اور عیسائی دنیا کا کیلنڈر کہلاتا ہے۔ اس میں مذہبی دن اور تہوار ہمیشہ سے مخصوص اوقات پر منائے جاتے ہیں علاوہ ازیں Easter اور Pinse کے تہوار اسرائیلی روایات کے مطابق بنائے جاتے ہیں۔

شمسی و قمری کیلنڈر یہ کیلنڈر چاند کے ساتھ منسلک ہو کر سال کے مختلف اوقات متعین کرتا ہے۔ اس میں مذہبی تہوار اور دن ہمیشہ مخصوص اور متعین تاریخوں اور مہینوں میں مگر مختلف موسمی دنوں میں آتے ہیں۔

اس میں اکثر مخصوص دن محض مذہبی ربط سے ہی بندھے نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ اوقات بعض خاص تہواروں کی خصوصیت اور انفرادیت کی ایک خاص وجہ بن جاتے ہیں۔ یعنی سال کے مختلف اوقات اور تہوار آپس میں ایسے لازم و ملزوم بن جاتے ہیں کہ ایک دوسرے کو ہر ایک کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ مثلاً ہندوؤں کی دیوالی یہودیوں کی Chanukka اور عیسائیوں کا کرسمس۔

اب ہم مختلف کیلنڈروں کے اصول و ضوابط اور طریق کار کو دیکھتے ہیں۔

رومن کیلنڈر رومن تہذیب دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک ہے پہلا کیلنڈر رومن کے ہاں تیار کیا گیا اس میں مہینے کے پہلے دن کو Kalendra کہا جاتا یہ لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے آواز دینا' واضح کرنا' یا جان پہچان کرنا۔

قدیم رومی کیلنڈر دس مہینوں پر مشتمل تھا یہ قمری کیلنڈر تھا اور اس کے 295 دن شمار کئے جاتے تھے سال کا پہلا مہینہ مارچ تھا ساتویں آٹھویں نویں اور دسویں مہینے کا ماخذ لاطینی تھا بعد میں گیارھویں اور بارھویں مہینے کا اضافہ بھی کر دیا گیا۔

قدیم رومن تہذیب میں یہ دستور تھا کہ ہر چاند کی پہلی تاریخ کو نئے مہینے کی پہلی تاریخ کا اعلان کیا جاتا تھا۔

جولین کیلنڈر عالمی تعین اوقات سے 46 سال قبل ایک رومی بادشاہ جولیس سیزر نے پرانے کیلنڈر میں ایک اصلاح کی اس نے قمری مہینوں کے انداز کو ترک کر کے مہینوں کو شمسی انداز میں ترتیب دیا۔ اس کے مطابق سال میں 365ء25 دن ہوتے تھے اور ہر چوتھا سال لیپ کا سال بنا۔

اس سے پہلے کیلنڈر میں ایک ماہ کے دنوں کی تعداد 29 اور 30 تھی مگر جولیس کیلنڈر میں 30۔ اور 31۔ کر دی گئی۔ پہلے کیلنڈر میں جولائی اور اگست میں 30'30 دن تھے۔ مگر جولیس سیزر نے اپنے نام کے مہینے یعنی جولائی کو ممتاز کرنے کے لئے قدیمی سال کے آخری مہینے یعنی فروری جو کہ 30 دنوں کا تھا میں سے ایک دن نکال کر اسے مستقل طور پر جولائی میں شامل کر لیا۔ پھر جب شاہ آگسٹس تخت پر بیٹھا تو اس نے بھی اپنے نام کے مہینے یعنی اگست کو ممتاز کرنے کے لئے فروری میں سے ایک اور دن نکال کر اپنے ماہ اگست میں مستقلاً داخل کر لیا۔ اس طرح فروری کے 28۔ دن باقی رہ گئے البتہ لیپ کے سال میں فروری کا مہینہ 29۔ دن کا ہونے لگا۔

جولیس سیزر نے اپنے نئے کیلنڈر میں مارچ کو چھوڑ کر جنوری کو سال کا پہلا مہینہ قرار دیا۔

البتہ مہینوں کے نام باوجود نئی ترتیب گنتی مختلف ہونے کے وہی رہنے دیئے گئے۔

اس کیلنڈر کی رو سے شہر روم کی بنیاد کا دن 20۔ اپریل 753 قبل عالمی تعین اوقات بتایا جاتا ہے۔

عیسائی کیلنڈر اگرچہ عیسائی دنیا عملی طور پر اصلاح شدہ رومی کیلنڈر یا جولیس کیلنڈر استعمال کرتی ہے مگر وقت کا حسابی آغاز روم کی بنیاد کے دن کی بجائے حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے دن سے کرتے ہیں۔ مگر دلچسپ بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے دن اور سال کا صحیح تعین ابھی تک پورے طور پر نہیں ہو سکا۔ کیلنڈر کا آغاز محض ایک متعین دن اور سال سے ہوتا ہے۔ جسے In the Year Of Love کا نام دیا گیا۔ اس میں عیسائیوں نے قدیم اسرائیلی سات دنوں کا ہفتہ برقرار رکھا۔ مگر سبت کے دن کی بجائے رومی روایات کے مطابق اتوار کے دن کو تعطیل قرار دے کر مذہبی تقدس کا درجہ دے دیا۔

گریگورین کیلنڈر اب مسئلہ یہ ہوا کہ جولین کیلنڈر بھی اپنی تعین اوقات کے لحاظ سے پورا نہ ٹھہرتا تھا ہر سال گزرے ہوئے وقت میں 11 منٹ اور 14 سیکنڈز کا اضافہ ہوتا رہا۔ اس طرح ہر 128 سال کے بعد "وقت" پورا ایک دن آگے ہو جاتا اور 1582 میں "وقت" رائج تاریخ سے پورے دس دن آگے نکل گیا۔ پوپ گریگوری ہشتم نے جولیس کیلنڈر میں مزید اصلاح کی اس نے کیلنڈر میں سے دس دن کم کر دیئے یعنی 4۔ اکتوبر 1582 کو 15۔ اکتوبر 1582 قرار پائی۔ مگر اس کیلنڈر میں بھی ہر چوتھا سال اسی طرح لیپ کا سال رہا لیکن صدی کا سال وہی لیپ کا سال کہلاتا جو 4 کی بجائے 400 پر تقسیم ہوتا۔

دنیا کے تمام ملکوں نے گریگورین اصلاح کو فوری طور پر اختیار نہیں کیا بلکہ پہلے پہل صرف انہی ملکوں نے اسے اختیار کیا جو رومن کیتھولک عقیدے کے حامل تھے دیگر ممالک جو رومن پوپ سے منسلک نہیں تھے یعنی قدیم یونانی اور پروٹسٹنٹ ممالک نے اسے اختیار کرنے سے احتراز کیا۔

مغربی یورپ کے غیر کیتھولک ممالک نے 17 ویں اور اٹھارویں صدی اور مشرقی یورپ کے قدیمی یونانی آرتھوڈکس عقیدے کے حامل ملکوں نے تو بہت بعد میں جا کر اس کیلنڈر کو اپنے ملکوں میں رائج کیا۔

ناروے میں اس کیلنڈر کا اجراء 1700ء میں ہوا اور اس وقت تک ان دونوں کیلنڈروں کا آپس کا فرق 13 دنوں کا ہو چکا تھا۔

یونان' روس' سربیا اور رومانیہ نے اس کیلنڈر کا نظام اپنے ملک میں 19 ویں صدی میں رائج کیا۔ مگر مذہبی دن یہ لوگ جولیس کیلنڈر کے حساب سے ہی مناتے ہیں۔

اس بین الاقوامی جاری شدہ کیلنڈر کے علاوہ اور بھی بہت سے کیلنڈر ایسے ہیں جو اپنے اپنے دائرہ میں جاری ہیں جن کا ہم ذیل میں ذکر کریں گے۔

چینی کیلنڈر دنیا میں سب سے پرانا شمسی و قمری کیلنڈر چین سے منسوب کیا جاتا ہے۔ چودہ سو سال پہلے ان کے ہاں سال بارہ ماہ کا ہوتا تھا ہر مہینہ 29 یا تیس دنوں پر مشتمل ہوتا۔ اور ہر 245 سال بعد لیپ کا سال آتا تھا ان کے ہاں بھی مذہبی دن موسمی سال کے اوقات یعنی موسموں کے حساب سے آتے تھے۔

اس زمانہ میں لوگوں کے تہوار فصلوں کی کٹائی اور بوائی کے اوقات سے منسلک ہوتے تھے سال کا آغاز موسمی سال کے دوسرے چاند کی پہلی تاریخ کو سردیوں کا سورج چڑھنے کے بعد ہوتا۔ گویا مغربی کیلنڈر کے حساب سے نیا سال 21 جنوری اور 20۔ فروری کے مابین بنتا۔

ان کے کیلنڈر کا ایک سرکل 12 سال پر مشتمل ہوتا ہے ہر سال کا نام ایک جانور کے نام پر رکھا گیا جانوروں کی خصوصی عادات ان کے نزدیک ایک معنی رکھتی تھیں۔ کسی مخصوص نام کے جانور کے سال میں پیدا ہونے والے واقعات اور اس سال میں پیدا ہونے والے لوگوں کی عادات و اطوار کی آپس میں مناسبت ہوتی تھی۔

ایرانی کیلنڈر چونکہ ملک ایران میں قدیم سے زرتشتی مذہب رائج تھا۔ لہٰذا کیلنڈر بھی زرتشتی مذہب کے تحت ہی جاری تھا۔

جب مسلمانوں نے آٹھویں صدی میں ایران فتح کیا تو ایرانی کیلنڈر میں اسلامی کیلنڈر کے مطابق کچھ تبدیلیاں کی گئیں۔

یعنی شمسی کیلنڈر کے ساتھ قمری کیلنڈر کے کچھ اصول بھی شامل کر دیئے گئے۔

جس کے مطابق قومی تہوار یعنی نوروز وغیرہ مغربی کیلنڈر اور باقی اسلامی تہوار اسلامی کیلنڈر کے مطابق منائے جاتے ہیں۔

بدھ کیلنڈر ابتدا میں بدھ مت نے ہندوؤں کا روایتی کیلنڈر استعمال میں رکھا مگر جوں جوں بدھ لوگ دنیا میں پھیلتے گئے انہوں نے دوسرے کیلنڈر بھی استعمال کرنے شروع کر دیئے۔ بدھ مت کی تعلیم کا ایک مرکزی نکتہ یہ ہے کہ باہر کی دنیا میں ہر وہ چیز جو اچھی ہو مگر ان کے عقائد سے نہ ٹکراتی ہو تسلیم کی جاتی ہے۔ اور پھر یہ ایک بدھ کی زندگی کا حصہ بن جاتی ہے۔

ان کے ہاں صرف نئے سال کے جشن کا تہوار ہی 13۔ اپریل کو منایا جاتا ہے وگرنہ بدھ مت کے تمام دوسرے تہوار پورے چاند کی تاریخ کو ہی منائے جاتے ہیں۔ ان کے کیلنڈر کے مطابق ایک ماہ میں چار دن مقدس کہلائے جاتے ہیں گویا ہر ہفتے میں ایک دن مقدس ہوتا ہے۔ اسے یہ لوگ روزے کا دن بھی کہتے ہیں۔

یہودی کیلنڈر یہودی شمسی و قمری کیلنڈر استعمال کرتے ہیں ان کے ہاں مذہبی تہوار منانے کے بھی شمسی و قمری اصول استعمال ہوتے ہیں۔ یعنی مذہبی تہوار ہر سال مخصوص تاریخوں میں ہی منائے جاتے ہیں۔

انیس برسوں کے دوران ایک دفعہ ایک نیا مہینہ بنایا جاتا ہے جو کہ مندرجہ ذیل اعداد میں سے کسی ایک عدد والے سال کو بنتا ہے۔

یعنی 17'14'11'8'6'3 اور 19 والے اعداد میں ہے۔ نئے سال کا آغاز موسمی سال کے ساتویں چاند کی پہلی تاریخ کو ہوتا ہے یہ مہینہ تشری کہلاتا ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفیٰ تبسم

اخلاقی تعلیم

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

کلام الٰہی میں ہے (۔) اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ تزکیہ نفس کے واسطے صحبتِ صالحین اور نیکوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا بہت مفید ہے۔ جھوٹ وغیرہ اخلاقِ رزیلہ دور کرنے چاہئیں اور جو راہ پر چل رہا ہے اس سے راستہ پوچھنا چاہئے اپنی غلطیوں کو ساتھ ساتھ درست کرنا چاہئے۔ جیساکہ غلطیاں نکالنے کے بغیر املا درست نہیں ہوتا ویسا ہی غلطیاں نکالنے کے بغیر اخلاق درست نہیں ہوتے۔ آدمی ایسا جانور ہے کہ اس کا تزکیہ ساتھ ساتھ ہوتا رہے تو سیدھی راہ پر چلتا ہے ورنہ بہک جاتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ مزید فرماتے ہیں۔

خیر کا پہلا درجہ جہاں سے انسان قوت پاتا ہے۔ اخلاق ہے۔ دو لفظ ہیں۔ ایک خَلق اور دوسرا خُلق خَلق ظاہری پیدائش کا نام ہے اور خُلق باطنی پیدائش کا۔ جیسے ظاہر میں کوئی خوب صورت ہوتا ہے اور کوئی بہت ہی بد صورت۔ اسی طرح پر کوئی اندرونی پیدائش میں نہایت حسین اور دلربا ہوتا ہے اور کوئی اندر سے مجزوم اور مبروص کی طرح مکروہ۔ لیکن ظاہری صورت چونکہ نظر آتی ہے اس لئے ہر شخص دیکھتے ہی پہچان لیتا ہے اور خوب صورتی کو پسند کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ بدصورت اور بدوضع ہو مگر چونکہ اس کو دیکھتا ہے اس لئے اس کو پسند کرتا ہے اور خُلق کو چونکہ دیکھا نہیں اس لئے اس کی خوبی سے ناآشنا ہوکر اس کو نہیں چاہتا۔ ایک اندھے کے لئے خوبصورتی اور بدصورتی دونوں ایک ہی ہیں۔ اسی طرح پر وہ انسان جس کی نظر اندرونہ تک نہیں پہنچتی۔ اس اندھے ہی کی مانند ہے۔ خَلق تو ایک بدیہی بات ہے۔ مگر خُلق ایک نظری مسئلہ ہے۔ اگر اخلاقی بدیاں اور ان کی لعنت معلوم ہو۔ تو حقیقت کھلے۔ غرض اخلاقی خوبصورتی ایک ایسی خوبصورتی ہے جس کو حقیقی خوبصورتی کہنا چاہئے۔ بہت تھوڑے ہیں جو اس کو پہچانتے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اہم اخلاق اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے نوجوانوں سے فرماتے ہیں۔

نوجوانوں کو سچ بولنے کی عادت ڈالو۔ اور خدام الاحمدیہ کے ہر ممبر سے یہ اقرار لو کہ وہ سچ بولے گا اگر وہ کسی وقت سچ نہ بولے تو تم خود اسے سزا دو۔ میں نے بارہا جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ یہ طوعی نظام ہے اور طوعی نظام والے کو سزا دینے کا بھی اختیار ہوتا ہے۔ پس اگر تم سزا دو۔ تو تمہیں کوئی قانون اس سے نہیں روکتا۔ قانون تمہیں اس بات سے روکتا ہے کہ تم جبرا کسی کو سزا دو۔ لیکن جو شخص آپ ایک نظام میں شامل ہوتا اور آپ کہتا ہے کہ مجھے بے شک سزا دے لو۔ اسے سزا دینے میں کوئی قانون روک نہیں بے شک بعض قسم کی سزائیں ایسی ہیں جنہیں قانون نے روک دیا ہے۔ مثلاً قتل ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے بھی کہے کہ مجھے قتل کردو۔ تو دوسرا شخص اسے قتل نہیں کر سکتا۔ یہ صرف حکومت کا ہی کام ہے کہ وہ مجرم کو قتل کی سزا دے لیکن اس سے اتر کر جو معمولی سزائیں ہیں وہ طوعی نظام میں دی جا سکتی ہیں۔ مدرس روز لڑکوں کو پیٹتے ہیں مگر کوئی قانون انہیں اس سے نہیں روکتا۔ اس لئے کہ طالب علم اپنی مرضی سے سکول میں جاتا ہے اور وہ اپنی مرضی سے ایک نظام کا اپنے آپ کو پابند بناتا ہے۔

پس جب وہ اپنی خوشی سے ایک نظام کو قبول کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ سزا کو بھی برداشت کرے۔ پس تم اپنے اندر اسی شخص کو شامل کرو۔ جو تمہارے نظام میں شریک ہوتا ہے اور پھر کسی عہد کی خلاف ورزی کرتا ہے تو تمہارا اختیار ہے کہ تم اسے سزا دو۔ پس اگر کوئی جھوٹ بولے تو تم خود اسے سزا دو اور جس طرح مرغی اپنے بچوں کی حفاظت کرتی ہے اسی طرح تم سچائی کی حفاظت کرو۔ مرغی کس قدر کمزور جانور ہے لیکن جب اس کے بچوں پر کوئی بلی یا کتا حملہ کر دے تو بلی اور کتا کا بھی مقابلہ کر لیتی ہے۔ پس جس طرح وہ اپنے بچوں کی حفاظت کرتی ہے اسی طرح تم سچ کی حفاظت کرو۔ اور کوشش کرو کہ تمہارا ہر ممبر سچا ہو اور سچائی میں تمہارا نام اس قدر روشن ہو جائے کہ خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا ہی اس بات کی ضمانت ہو کہ کہنے والے نے جو کچھ کہا وہ صحیح ہے اور جب لوگ ایسے شخص کے منہ سے کوئی روایت سنیں وہ کہیں کہ یہ روایت غلط نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کا بیان کرنے والا خدام الاحمدیہ کا ممبر ہے۔ جب تم اس مقام کو حاصل کر لوگے تو تمہاری (دعوتِ الی اللہ) کا اثر اتنا وسیع ہو جائے گا کہ اس کی کوئی حد ہی نہیں۔ اور تم ہزاروں عیوب قوم میں سے دُور کرنے کے قابل ہو جاؤ گے۔ پس دیانت اور سچائی کو خاص طور پر اخلاقِ فاضلہ میں سے چُن لو۔ اور بہت سے ضروری اخلاق ہیں مگر ان دو اخلاق کو میں نے خصوصیت کے ساتھ چنا ہے۔ ان کو ہمیشہ اپنے پیشِ نظر رکھو۔ اور ان کے علاوہ بھی جس قدر نیک اخلاق ہیں وہ اپنے اندر پیدا کرو۔ مثلاً اعلیٰ اخلاق میں سے ایک ظلم نہ کرنا ہے۔ مگر چونکہ خدام الاحمدیہ کے اساسی اصول میں خدمت خلق بھی شامل ہے اس لئے میں نے علیحدہ اس کو بیان نہیں کیا۔ کیونکہ وہ شخص جس کا فرض یہ ہو کہ وہ دوسروں کی خدمت کرے۔ وہ کسی پر ظلم نہیں کر سکتا۔ پس میں نے اس کو اسی لئے چھوڑ دیا ہے۔ کہ یہ بات تمہارے نام اور تمہارے اساسی اصول کے اندر شامل ہے۔ لیکن بہرحال اور جس قدر اچھے اخلاق ہیں وہ سب اپنے اندر پیدا کرو۔ انسان اگر تلاش کرے تو اسے بیسیوں اخلاق معلوم ہو سکتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ یہ دو اہم اخلاق ہیں جن کا اپنے اندر پیدا کرنا نہایت ضروری ہے۔ ایک دیانت اور

باقی صفحہ 7 پر

○

کیا کہا، کس کے پاس جانا ہے؟
کیا نہ آنے کا یہ بہانہ ہے

ہے کڑی دھوپ بھی ترا انعام
سائباں بھی تجھی نے تانا ہے

ایک ہی غم کو ہم نے ساری عمر
ہر مسرّت کی روح جانا ہے

اشک گرتے ہیں موتیوں کی طرح
آنکھ بھی کیا کوئی خزانہ ہے

تجھ سے کُھلتی ہے میری ہر اک بات
میں ہوں عنوان، تُو فسانہ ہے

تُو نے دستک نہ دی تو خوب کیا
میرا گھر تو ترا ٹھکانہ ہے

اپنے حالات پر مری تنقید
یہ مری قوم کا ترانہ ہے

آنکھ نمناک، دل طرب انگیز
میرا یہ روگ تو پرانا ہے

اپنی دیوانگی میں روٹھ گیا
اب مجھی کو مجھے منانا ہے

پھیلتی جا رہی ہے تاریکی
روشنی کا یہی زمانہ ہے

ہم نے مانا نسیم آپ نہ تھے
اس طرف اور کس نے آنا ہے؟

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ترکی کا کرد باغیوں پر فضائی حملہ

ترکی نے شمالی عراق میں کرد باغیوں کے ٹھکانوں پر فضائی حملے شروع کر دیئے ہیں چیف آف جنرل سٹاف جنرل اسماعیل حقی نے کہا ہے کہ ترکی کی حکومت نے اپنے تازہ فوجی آپریشن میں باغیوں کا بھاری جانی و مالی نقصان کیا ہے۔ وزیر داخلہ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ باغی کردوں کے خلاف اس آپریشن میں بیس ہزار سرکاری فوجیوں کے علاوہ عراقی کرد گروپ کے آٹھ ہزار فوجی بھی ہمارا ساتھ دے رہے ہیں۔ انہوں نے بھی باغیوں کے خلاف بڑی کامیابی کا دعویٰ کیا ہے۔ تاہم ایک ٹی وی نے باغیوں کے حوالے سے بتایا ہے کہ ترکی کی حکومت کو شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

گذشتہ روز تہران میں اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں ترکی کے نمائندے نے اپنی حکومت کے اس اقدام کا دفاع کیا۔ ترکی میں آباد کرد افراد اپنے الگ وطن کے لئے 1984ء سے تحریک چلا رہے ہیں۔ اب تک اس تحریک میں 27 ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان کردوں کا ایک گروپ "عراق کرد گروپ" حکومت ترکی کا ساتھ دے رہا ہے۔

کرد ایک پہاڑی علاقے میں بسنے والی آزاد رو قوم ہے۔ اس کے افراد ترکی عراق اور ایران میں بکھرے ہوئے ہیں۔ تینوں ممالک وقتاً فوقتاً کردوں کے خلاف کارروائیاں کرتے رہتے ہیں۔ زیادہ کارروائی ترکی اور عراق کے ممالک میں ہوتی ہے۔ ماضی میں کرد لیڈر متحد تھے اور اپنی کارروائیاں مشترکہ طور پر کرتے تھے۔ بعد ازاں عراق کردوں میں پھوٹ ڈلوانے میں کامیاب ہو گیا اور عراق کے حامی کردوں نے کردستان کے علاقے میں برتری حاصل کر لی۔ لیکن ایک مرحلے پر جب عراق کے مخالف اور ایران کے حامی کردوں نے برتری حاصل کرنے کی کوشش کی تو عراقی فوج نے مداخلت کر کے چند اہم شہروں کا قبضہ عراق نواز کردوں کو دلوا دیا۔ اس جنگ میں عراقی فوج کو کامیابی ہوئی جس پر ایران نے احتجاج کیا۔ کردوں کے تقسیم ہو جانے کی وجہ سے ان کے نقصانات میں اضافہ ہو گیا ہے۔

○○○

سونیا گاندھی کا بیان

بھارت میں انتخابات کی مہم شروع ہو چکی ہے۔ تاہم سرگرم جلسے جلوسوں میں ابھی چند دن باقی ہیں۔ سابق حکمران جماعت کانگرس آں جہانی راجیو گاندھی کی بیوہ سونیا گاندھی پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ وہ ان کی پارٹی کی ساتھ سرگرم طور پر الیکشن مہم میں حصہ لیں۔ اب محسوس ہوتا ہے کہ سونیا گاندھی کانگرس کے لیڈروں کا مطالبہ مان رہی ہیں کیونکہ انہوں نے گذشتہ روز بنگلور میں ایک تقریب کے دوران سیاسی معاملات پر اظہار خیال کیا۔ ان کے اس بیان کو ان کے "سیاسی چپ کا روزہ توڑنے" سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے متحدہ محاذ کی سابق حکومت پر تنقید کی اور الزام لگایا کہ سابق حکومت نے معذوروں کو ملازمتیں دینے میں کوئی کردار ادا نہیں کیا۔ واضح رہے کہ بھارت معذوروں کی آبادی رکھنے والا تیسرا بڑا ملک ہے۔ اس ملک میں ایک کروڑ 60 لاکھ افراد معذور ہیں۔ یہ اتنی بڑی تعداد ہے جو دنیا کے بہت سے ممالک کی آبادی سے بھی زیادہ ہے انہوں نے کہا کہ سابق حکومت کی کوششیں سمندر میں قطرہ سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتیں۔

آں جہانی راجیو گاندھی کی بم دھماکے میں ہلاکت کے بعد سونیا گاندھی کو کانگرس کی قیادت سنبھالنے کی پیشکش کی گئی تھی۔ اگر وہ کانگرس کی قیادت سنبھال لیتیں تو ملک کی وزیر اعظم بن سکتی تھیں۔ لیکن نہرو خاندان کو جس طرح حادثات کا سامان کرنا پڑا تھا' مسز اندرا گاندھی اپنے محافظوں کے ہاتھوں قتل ہوئیں' ایک بیٹا سنجے گاندھی ہیلی کاپٹر کے حادثے میں ہلاک ہوا اور دوسرا بیٹا راجیو گاندھی بم دھماکے میں ہلاک ہوا۔ اسی کے پیش نظر سونیا گاندھی نے عافیت اسی میں جانی کہ وہ سیاست سے الگ رہیں۔

تاہم متحدہ محاذ کی حکومت ختم کرنے میں ان کا کردار بہت اہم تھا۔ جب راجیو گاندھی کی ہلاکت کی تحقیقات کرنے والے ایک کمشن کی رپورٹ سامنے آئی تو پتہ چلا کہ راجیو گاندھی کے قاتلوں کی حمایت کرنے والی ایک پارٹی حکومت میں شامل ہے۔ سونیا گاندھی نے اصرار کیا کہ اس پارٹی کو حکومت سے نکالا جائے ورنہ کانگرس متحدہ محاذ کی حمایت سے دستبردار ہو جائے۔ وہ پارٹی حکومت سے نہ نکالی گئی تو کانگرس نے حکومت سے اپنی حمایت واپس لینے کا اعلان کر دیا اور اس طرح گجرال حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ چونکہ اور کوئی سیاسی جماعت بھی حکومت بنانے کی اہل نہ تھی لہٰذا دو سال سے کم عرصے میں ایک اور انتخابات کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ مبصرین کا خیال ہے کہ اگر سونیا گاندھی نے پبلک جلسوں سے خطاب کیا تو کانگرس کے ووٹ بڑھ سکتے ہیں۔

○○○

مقبوضہ کشمیر میں لوک سبھا کے انتخابات

بھارت کی قومی اسمبلی لوک سبھا کے انتخابات مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ کے لئے درد سر بن گئے ہیں انہوں نے الیکشن کمیشن کو ایک خط لکھا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ لوک سبھا میں مقبوضہ کشمیر کے الیکشن باقی ملک کے ساتھ نہ کروائے جائیں بلکہ مارچ اپریل تک ملتوی کر دیئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ کوششیں کر کے مارچ اپریل تک حالات کو سازگار بنا لیا جائے گا۔ اس

باقی صفحہ 7 پر

تبصرہ

منظور صادق راولپنڈی

کشمیر کا عروج و زوال

کتاب..... کشمیر کا عروج و زوال
مصنف..... ڈاکٹر ملک عبدالغنی اصغر
طباعت..... شاہد پرنٹنگ سروسز کراچی
قیمت..... ایک سو پچاس روپے

زیر تبصرہ کتاب مجموعی طور پر 256 صفحات پر مشتمل ہے جس میں تحریک آزادی کشمیر سے تعلق رکھنے والے مشاہیر اور سرگرم کارکنوں کی تصاویر' تاریخ کشمیر سے متعلق مختلف نادر خطوط' قراردادیں اور دیگر دستاویزات کے عکس اور اس کتاب پر ممتاز کشمیری رہنماؤں کی طرف سے کئے جانیوالے تبصرے بھی شامل ہیں۔ مصنف ڈاکٹر ملک عبدالغنی اصغر' وادی کشمیر کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کی یہ کتاب مادر وطن سے ان کی محبت و عقیدت اور تحریک آزادی سے ان کی دلچسپی اور حصول آزادی سے ان کی لگن کی عکاسی کرتی ہے۔ میں نے اس کتاب کا اول سے آخر تک مطالعہ کیا ہے اور اس سے کشمیر کے بارے میں تاریخ کے ایک طالب علم کی حیثیت سے میری معلومات اور علم میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ مصنف نے اپنی کتاب کو کئی ابواب میں تقسیم کیا ہے جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

کشمیر کا جغرافیائی' سیاسی' تاریخی اور مذہبی پس منظر
کشمیر پر مسلم اور غیر مسلم دور حکومت
کشمیر پر بیرونی حملوں کی ابتداء
زمانہ قبل از مسیح اور بعد کے حکمران
مسلم دور حکومت کا آغاز
400 سالہ دور غلامی کا آغاز
محمود غزنوی کا حملہ اور شکست
مغلوں کے آٹھ حملے اور شکست
مغل دور حکومت
کشمیر پر افغانوں کا قبضہ اور مظالم
ڈوگرہ دور حکومت
تحریک آزادی کشمیر کا آغاز
آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا قیام اور اس کی مساعی
کشمیر میں برصغیر کے سیاسی لیڈروں کا عمل دخل
ریاستوں کے متعلق قائداعظم کا انصاف
آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر کا قیام
ڈوگرہ حکومت کی معزولی کا اعلان اور آزاد کشمیر کے بانی صدر
اقوام متحدہ کی قراردادیں
جنگ بندی کے دونوں طرف کے کشمیری لیڈروں کا کردار
بھارتی ہوائی جہاز گنگا کا اغواء

مذکورہ بالا ابواب اس امر کی بخوبی نشاندہی کرتے ہیں کہ یہ کتاب کشمیر جنت نظیر کے بارے میں ایک تاریخی دستاویز ہے اور مصنف نے کشمیر کی سینکڑوں سال کی تاریخ کو سینکڑوں صفحات میں سمو دیا ہے۔ یہ اگرچہ کشمیر کی کوئی مستند اور مسلمہ تاریخ کی کتاب تو نہیں اور اس کے بعض مندرجات سے اختلاف بھی کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے باوجود میں نے اسے کئی لحاظ سے مفید اور دلچسپ پایا اور کشمیر کے بارے میں معلومات میں اضافہ ہوا ہے۔ کشمیر کا مسئلہ اس وقت دنیا کے چند بڑے بڑے مسائل میں سے سرفہرست ہے۔ اس مسئلے کے تاریخی پس منظر اور ریاست جموں و کشمیر کی ماضی اور حال کی تاریخ کے مطالعے میں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے یہ کتاب یقیناً ازدیاد علم کا باعث اور معلومات افزاء ثابت ہوگی۔ مصنف نے اپنی اس کتاب میں تاریخی کتب کے حوالے سے چند ایک انکشافات کئے ہیں جو تاریخ کے طلباء کے لئے یقیناً دلچسپی کا باعث ہوں گے اور ان پر مزید تحقیق کی جا سکتی ہے۔ یہ انکشاف درج ذیل تھے۔

(1) حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہ السلام کی کشمیر آمد اور حضرت شیث کی اولاد نے گیارہ سو سال تک یہاں حکومت کی تھی۔

(2) 500 سال قبل مسیح میں بدھ مت نے یہاں بہت ترقی کی اور کشمیر بدھ مت کا مرکز رہا اور یہاں سے تمام دنیا میں بدھ مت کے مبلغین بھجوائے جاتے ہیں۔

(3) بنی اسرائیلی قوم اور انبیاء علیہ السلام کا آنا بھی تاریخی طور پر ثابت ہے۔ علاقہ بانڈی پورہ میں ایک قبر ہے جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے نام سے مشہور ہے۔

(4) حضرت سلیمان علیہ السلام اڑن کھٹولے میں کشمیر آئے تھے ان کا ہوائی تخت کوہ شنکر چاریہ پر آکر ٹھہرا تھا۔ اس لئے مسلمان اس کو کوہ سلیمان کہتے ہیں۔

(5) ظہور اسلام کے وقت 40 کے قریب عیسائی عالم دربار کشمیر کے ممبر تھے جو توریت اور انجیل کے مطابق تعلیم دیتے تھے جونہی انہوں نے نبی آخر الزماں ﷺ کے ظہور کی خبر سنی اپنے ایک عالم کو حضور ﷺ کی تلاش کے لئے کابل بھیجا اور تصدیق ہونے پر تمام قوم اسلام میں داخل ہوئی۔

کتاب آفسٹ پرنٹنگ اور خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ چھپی ہے۔ اگرچہ کتابت غیر معیاری اور قیمت عام آدمی کی دسترس سے باہر ہے۔

کئی واقعات کی تکرار پائی جاتی ہے۔ ایک ہی واقعہ کو بار بار پڑھنا قاری کی طبیعت پر گراں گزرتا ہے۔ مزید برآں تاریخی واقعات و حالات کی ترتیب میں بھی اصلاح کی ضرورت ہے۔ بعض واقعات و حالات اور تصاویر باہم بے ربط اور بے جوڑ طور پر اکٹھے کئے گئے ہیں۔ بہرحال ان چند ٹیکنیکل خامیوں کے باوجود یہ کتاب مجموعی طور پر تاریخ کشمیر کو ضبط تحریر میں لانے کی ایک اچھی کوشش ہے اور اس قابل ہے کہ اسے صاحب علم لوگوں تک پہنچایا جائے اور اس کی بکثرت اشاعت کی جائے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

سے دلی تعزیت کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ پروردگار عالم محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔ محترم سیفی صاحب اور دیگر تمام عزیزوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

ممبران جماعت احمدیہ ٹوٹنگ۔ لندن

بقیہ صفحہ 4

سال کا آغاز تو تشری مہینے سے ہی ہوتا ہے مگر مہینوں میں پہلا نسان ہی بنتا ہے۔

ان کا دن ایک سورج کے ڈھلنے تک ہوتا ہے یہ یہودی کیلنڈر ہی تھا جس نے سب سے پہلے سات دنوں میں ایک دن آرام کا دن رکھا۔ جس کا نام سبت رکھا گیا۔ مغربی کیلنڈر کے مطابق یہ دن ہفتے کا دن بنتا ہے۔

ایک لحاظ سے یہودی کیلنڈر میں ایک سال میں بہت سے مذہبی دن بنتے ہیں۔ تقریباً 50 کے قریب سبت اور 20 کے قریب بڑے دن یا مذہبی دن بن جاتے ہیں۔

یہ ہر دن اپنے اندر یہودیت کے لحاظ سے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ ایک قول ہے کہ یہودی کیلنڈر ایک یہودی کا Kate Kisme ہوتا ہے۔ اس سے مراد یہ بنتی ہے کہ یہودی کیلنڈر اپنے اندر یہود مذہب کا عقیدہ اور اس کی تعلیم کے اوصاف رکھتا ہے۔

ہندو کیلنڈر ہندوستان میں چونکہ بہت سی قسم کے مذاہب پائے جاتے ہیں لہٰذا قدیم سے ہی یہاں مختلف کیلنڈر استعمال میں تھے۔ مگر 1957ء میں گورنمنٹ نے مغربی کیلنڈر کو سرکاری کیلنڈر کا درجہ دے دیا۔

ہندو کیلنڈر شمسی و قمری کیلنڈر ہے۔ اس میں دن ایک سورج کے طلوع ہونے سے دوسرے دن کے سورج کے طلوع ہونے تک ہوتا ہے۔ مہینہ نئے چاند کی پہلی تاریخ کو شروع ہوتا ہے۔

اس کیلنڈر کے بارہ مہینے ہوتے ہیں۔ ہر مہینہ 30 دنوں کا ہوتا ہے۔ ہر مہینہ دو حصوں منقسم ہوتا ہے۔

پہلا حصہ نئے چاند کی پہلی تاریخ سے لے 15 تاریخ تک اور دوسرا 16 سے لے کر 30 تاریخ تک۔

ہر حصہ بکھشا کہلاتا ہے۔ پہلا حصہ سکھلا بکھشا یا شدھی اور دوسرا حصہ کرشنا بکھشا کہلاتا ہے۔

اس کیلنڈر کے مطابق ہر تیسرا لیپ کا سال کہلاتا ہے اس سال میں ایک مہینہ زائد شمار کیا جاتا ہے جو کیلنڈر کو موسمی اوقات سے ہم آہنگ رکھتا ہے۔ ہندو کیلنڈر میں پورے ہفتے میں کوئی متبرک یا آرام کا دن نہیں ہوتا۔

اسلامی کیلنڈر اسلامی کیلنڈر ایک خالص قمری کیلنڈر ہے۔ اس میں سال میں 12 مہینے ہوتے ہیں جو نئے چاند کے ساتھ شروع ہوتے اور ختم ہوتے ہیں۔ اس میں لیپ کا سال کوئی نہیں ہوتا۔ اس کیلنڈر میں مذہبی تہوار کسی مخصوص تاریخوں یا مہینوں میں نہیں منائے جاتے کیونکہ قمری سال شمسی سال سے تقریباً دس گیارہ دن چھوٹا ہوتا ہے۔

اس کیلنڈر کے مطابق ہفتے میں مقدس دن جمعہ کا دن ہوتا ہے۔ اس کیلنڈر میں جمعہ کے نام کے علاوہ کسی بھی اور دن کا نام نہیں ہوتا۔ اسلامی کیلنڈر شروع ہونے کا زمانہ حضرت محمد ﷺ کے مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے کے وقت سے شروع ہوتا ہے۔ اس لئے اسے ہجری کیلنڈر بھی کہتے ہیں۔

تمام اسلامی ممالک مغربی کیلنڈر بھی استعمال کرتے ہیں مگر اپنے مذہبی تہواروں اور مقدس اوقات کے لئے وہ ہجری کیلنڈر بھی استعمال کرتے ہیں۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

دوسرا سچ۔ ان کے علاوہ ایک اور بھی اہم خلق ہے مگر اس کا ذکر (اللہ نے چاہا تو) پھر کروں گا۔

بہرحال اخلاقِ فاضلہ میں سے سچ اور دیانت کو اپنے اندر پیدا کرنے کی خاص طور پر کوشش کرو۔ اگر تم ان دو اخلاق کو جماعت کے اندر پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاؤ تو تم جماعت کی اتنی بڑی خدمت کرتے ہو کہ اس کی قیمت کوئی انسان نہیں لگا سکتا۔ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی جو عالم الغیب ہے اور وسیع سے وسیع گہرائیوں کو ناپ سکتی ہے تمہاری اس خدمت کا اندازہ لگا سکتی اور تمہیں بڑے سے بڑا بدلہ دے سکتی ہے۔"

اللہ کرے کہ ہم سب حضرت بانی سلسلہ اور حضرت امام جماعت الثانی کے ان بابرکت ارشادات پر عمل کرنے والے بنیں۔ آمین

○○○

بقیہ صفحہ 6

وقت مقبوضہ کشمیر کے حالات ایسے نہیں ہیں کہ یہاں پر الیکشن کروالیا جائے کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ کا یہ اعلان مقبوضہ کشمیر کے حالات پر بہترین تبصرہ ہے۔ اس کو مقبوضہ کشمیر کی نازک صورت حالات اور حریت پسندوں کی کامیابی کا اعتراف سمجھا جا سکتا ہے۔ یاد رہے کہ مقبوضہ کشمیر کی ریاستی اسمبلی کے انتخابات کے وقت بھی حالات سازگار نہ تھے۔ اور جب سخت حفاظتی انتظامات میں الیکشن ہوئے تو بہت کم تعداد نے ووٹ ڈالے۔ حریت پسند تنظیموں نے انتخابات کا بائیکاٹ کر دیا تھا۔ جب سے اب تک صورت حال جوں کی توں ہے اور قریباً سات لاکھ بھارتی فوجی شدید ظلم و ستم کے باوجود کشمیری حریت پسندوں کا جذبہ آزادی دبا نہیں سکی۔

○○○

عراق کی مشروط پیشکش

عراق نے اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں کو صدارتی محل کی تلاشی کی اجازت دینے کے سلسلے میں معائنہ ٹیم کے سربراہ رچرڈ بٹلر کو کہا ہے کہ عراق اسی صورت میں ان کو معائنہ کی اجازت دے گا جب وہ عراق پر اقوام متحدہ کی طرف سے عائد کردہ پابندیاں ختم کرانے کا وعدہ کریں۔ توقع ہے کے عراق میں ہتھیاروں کو تلف کرنے کے معائنہ کار رچرڈ ٹیلر جمعہ کے روز بغداد جائیں گے۔ عراق اور اقوام متحدہ کے درمیان ابھی تک تنازعہ ختم نہیں ہو سکا۔

○○○

ضروری اعلان

○ کل مورخہ 10۔ دسمبر 1997ء کا شمارہ بوجوہ شائع نہیں ہو سکا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(ادارہ)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم کلیم احمد صاحب سلیمی ابن مکرم ملک سلیم احمد صاحب ہرل دار العلوم غربی ربوہ کو ایک حادثہ میں گھٹنے میں شدید فریکچر ہو گیا ہے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے جلد صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم میاں ظفر اللہ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کچھ دنوں سے شدید بیمار ہیں۔ ہسپتال میں بھی داخل رہے اور اب قدرے بہتر ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفایابی کیلئے دعا کی درخواستی ہے۔

اسی طرح مکرم منور احمد صابر صاحب زعیم انصار اللہ علامہ اقبال ٹاؤن بیمار ہیں۔ ان کی صحت کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب دار الرحمت شرقی (ب) دل کی تکلیف اور گر کر چوٹیں لگنے کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

نتیجہ امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم 1997ء

○ مجلس انصار اللہ پاکستان کے مرکزی امتحان سہ ماہی سوم 1997ء میں خدا تعالیٰ کے فضل سے 44 اضلاع کی 225 مجالس کے 2925 انصار نے شرکت کی۔ مندرجہ ذیل انصار نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

اول ۔ مکرم محمد صدیق صاحب گورداسپوری دار الرحمت وسطی ربوہ

دوم ۔ مکرم عبد الباری قیوم صاحب مارٹن روڈ کراچی۔ مکرم محمود مجیب اصغر صاحب مظفر گڑھ۔

سوم ۔ مکرم عبد السلام ارشد صاحب۔ کھاریاں ضلع گجرات۔ محمد عبد الماجد صدیقی صاحب گولبازار ربوہ۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

مطالعہ کتب

ماہ دسمبر 1997ء میں اطفال کے مطالعہ کیلئے کتاب "دینی معلومات" مقرر کی گئی ہے۔ زیادہ سے زیادہ اطفال سے اس کا مطالعہ کروائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ)

مثالی وقار عمل

مورخہ 14- دسمبر 1997ء کو مثالی وقار عمل کروائیں۔

۱۔ اس وقار عمل میں کم از کم 75 فیصد اطفال کی حاضری لازمی کریں۔

۲۔ وقار عمل کا کم از کم وقت دو گھنٹے ہو۔

۳۔ وقار عمل میں کام کرتے ہوئے اطفال کی تصاویر بغرض اشاعت بھجوائیں۔

۴۔ وقار عمل کی تفصیلی رپورٹ مرکز بھجوائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ امتہ السلام صاحبہ بابت ترکہ مکرم حمید اللہ صاحب)

محترمہ امتہ السلام صاحبہ اہلیہ مکرم حمید اللہ صاحب سکنہ مکان نمبر 1/56 محلہ دار العلوم شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر مکرم حمید اللہ صاحب ولد مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب ۔قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا مذکورہ قطعہ / مکان نمبر 1/56 دار العلوم شرقی ربوہ برقبہ 5 مرلہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ امتہ السلام صاحبہ (بیوہ)

(2) محترمہ اسماء حمید صاحبہ (دختر)

(3) محترمہ ریحانہ حمید صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (30) یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

گمشدہ سائیکل

○ مکرمہ مبارکہ غفور صاحبہ مکان نمبر 4/5 دار البرکات کا سائیکل دفتر لجنہ اماء اللہ سے گم ہو گیا ہے۔ جس کسی کو پتہ چلے دفتر صدر عمومی میں اطلاع دیں۔

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 10- دسمبر- 1997ء
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 15 درجے سنٹی گریڈ

○ اسلامی سربراہ کانفرنس کا آٹھویں اجلاس تہران میں شروع ہو گیا ہے ایران کے رہنما آیت اللہ خامنہ ای نے تین روزہ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے مسلمانوں میں اتحاد قائم کرنے پر زور دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام اسلامی ملکوں کا مشترکہ عالمی ادارہ بنایا جائے۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں مسلمانوں کی مستقل نشست ہونی چاہئے۔ تاکہ ایک ارب سے زائد مسلمانوں کا نقطہ نظر موثر طور پر پیش کیا جاسکے۔ کشمیر فلسطین اور افغانستان میں مسلمانوں کی روایات کو پامال کیا جارہا ہے۔ امت مسلمہ متحد ہو کر غیر ملکی تہذیب کے اثرات کو زائل کرے۔ مغربی کلچر قبول کرنا مسلمانوں کی نااہلی ہے۔ اسلامی ممالک کے قلب میں یہودی ریاست کا وجود بڑے ستم کی بات ہے۔ اسلامی دنیا کو سب سے بڑا خطرہ امریکہ اور دیگر مغربی ملکوں سے ہے۔ جو اپنی فوجی طاقت سے مسلم ممالک پر دھونس جما رہے ہیں۔ کسی پڑوسی ملک کو ایران سے کوئی خطرہ نہیں۔ دنیا کے تمام ممالک میں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں ان کی مدد کرنا اسلامی امہ کا فرض ہے۔

○ اسلامی سربراہ کانفرنس میں 55 ملکوں کے سربراہان اور نمائندے شریک ہیں۔ کانفرنس کا پیغام "دوستی، سلامتی اور ترقی" ہے۔

○ سابق صدر فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ قوم بیدار ہے کوئی آمر نہیں بن سکتا۔ بحران ابھی ختم نہیں ہوا جس عدالت نے چیف جسٹس آف سپریم کورٹ کو کام سے روکا وہ خود ہی کہہ رہی ہے کہ سجاد علی شاہ ہی چیف جسٹس ہیں۔ آئینی بحران حکومت کا خود ساختہ تھا۔ جس سے عدلیہ کو نقصان پہنچا۔ آرمی چیف نے مجھ سے اتفاق کیا کہ سپریم کورٹ بار کے ساتھ معاہدے سے حکومت کے انحراف کی افواہیں پھیل رہی ہیں۔ 13 ویں ترمیم کی معطلی کے باوجود میں نے اسمبلی نہ توڑنے کا تہیہ کر لیا تھا۔ نظام بچانے کے لئے میں نے استعفیٰ دیا۔ نواز شریف نے نگران دور میں مجھ سے سودبازی کی کوشش کی۔ میں نے چالیس پچاس سیٹوں کی پیشکش ٹھکرا کر آزادانہ اور شفاف انتخابات کرانے کی ذمہ داری پوری کی۔ میں کنگز پارٹی بنانا چاہتا تو مجھے کون روک سکتا تھا۔ چاہتا تو پیپلز پارٹی کی دھجیاں بکھیر سکتا تھا۔ میں نے ایسا نہ کیا۔ بے نظیر حکومت ختم نہ کرتا تو ملک معاشی طور پر نادہند قرار دے دیا جاتا۔

○ سابق صدر فاروق لغاری نے کہا کہ آرمی چیف کے ذریعہ 13 ویں ترمیم معطل نہ کرنے کا پیغام چیف جسٹس کو بھیجا تھا۔ جنرل جہانگیر کرامت نے میرے استعفیٰ کی مخالفت کی تھی۔ چیف جسٹس کے ساتھ ملی بھگت کا الزام غلط ہے۔ سازش کرنا ہوتی تو وزیراعظم کے قدم ڈگمگانے کا انتظار کرتا اور ان کے قدموں کے نیچے سے قالین کھینچ لیتا۔ وزیراعظم نے مجھے کہا کہ آپ اس شخص کے لئے صدارت قربان کر رہے ہیں جس کے صرف دو ماہ باقی ہیں۔ میں نے کہا اصولوں پر سودے بازی نہیں ہو گی۔ اچھی حکومت کا قیام ہمارے حکمرانوں کی ترجیح نہیں رہی۔ بات صدر اور وزیراعظم کے اختیارات کی نہیں سیاسی کچھ اور ہے۔ میں نے وزیراعظم کو عدلیہ سے محاذ آرائی نہ کرنے کا مشورہ دیا تھا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ نواز شریف ایسا صدر چاہتے ہیں جس کی ریڑھ کی ہڈی غائب ہو دماغ کام نہ کرے۔ بحران شدید تر ہو گیا ہے۔ اس کا ذمہ دار خود وزیراعظم کے سوا اور کوئی نہیں۔ وزیراعظم قانون اور ضابطے قبول کرنے کو تیار نہیں۔ خود کو احتساب کے لئے پیش نہیں کرنا چاہتے۔ نواز شریف نے اداروں کو تباہ کیا ہے۔ اس سے بڑا بحران کیا ہو گا کہ ملک میں دو چیف جسٹس ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے بھی سجاد علی شاہ کو چیف جسٹس تسلیم کر لیا ہے۔ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم نے کہا ہے کہ چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ ہی ہیں۔ انہیں ان کے عہدے سے نہیں ہٹایا گیا بلکہ بحیثیت چیف جسٹس کام کرنے سے روکا گیا ہے۔

○ چیف جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ نواز شریف کی حکومت ختم کرنے کے لئے لغاری سے کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا تھا۔ موجودہ حکومت بھاری اکثریت سے انتخاب جیت کر آئی ہے اسے مدت پوری کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ میری تقرری غیر قانونی ہے تو میرے خلاف کیس سننے والے ججوں کی آئینی حیثیت کیا ہے۔ جن سے میں نے حلف لیا تھا۔ 10- رکنی بنچ کی آئینی حیثیت سے قطع نظر وقت آنے پر اس کے سامنے پیش ہوں گا۔ سچ اور جھوٹ کی لڑائی میں ساتھ رہنے والے وکلاء شکریہ کے مستحق ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے شادیوں میں کھانے پر پابندی جائز قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ احتساب کمیٹیوں کی تشکیل تک اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کو پکڑا نہیں جا سکتا۔ نہ ہی مقدمہ درج ہو سکتا ہے۔ اور نہ قانونی کارروائی۔ ہوم سیکرٹری نے یقین دہانی کرائی کہ دو ماہ تک کمیٹیاں بن جائیں گی۔ تب تک کسی کے خلاف کارروائی نہیں ہو گی۔ عدالت نے ریمارکس دیئے کہ شادی بیاہ کی تقریبات میں کھانوں پر پابندی کا قانون معاشرے کے لئے بہتر ہے۔ بوتلوں پر بھی پابندی ہونی چاہئے۔ صرف سادہ پانی دیا جائے۔ بہتر ہو گا نکاح کی تقریب مسجدوں میں ہو تاکہ سادگی پروان چڑھے۔

○ سیکرٹری دفاع لیفٹیننٹ جنرل (ر) افتخار علی خان نے کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم کے بعد صورت حال تبدیل ہو چکی ہے۔ فوج اب وزیراعظم کے حکم کی پابند ہے۔

○ باوثوق ذرائع کے مطابق وزیراعظم محمد نواز شریف نے وفاقی کابینہ میں ردوبدل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بعض وزراء نے سابق صدر لغاری سے رابطے کئے ہیں۔ سابق صدر سے وزراء کے روابط کی رپورٹ پر وزیراعظم حیران رہ گئے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس راشد عزیز خان نے کہا ہے کہ ججوں کا تقرر میری سفارشات پر ہو گا۔ حکومت کو نام بھجوانے کا اختیار نہیں۔ بعض معاملات میں ساتھی ججوں سے مشورہ بھی ضروری نہیں ہوتا۔ چیف جسٹس ہائی کورٹ سے سوال کیا گیا کہ جسٹس اجمل میاں کو سپریم کورٹ کا چیف جسٹس تسلیم کرتے ہیں انہوں نے کہا جواب نہیں دے سکتا۔

○ پنجاب حکومت نے چوتھی بار موٹر سائیکل پر ڈبل سواری کی پابندی میں ایک ماہ کی توسیع کر دی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن متفقہ صدارتی امیدوار لائے تو اس کی حمایت کریں گے۔ نواز شریف فوج کے قابل تعریف کردار کی وجہ سے بال بال بچے اب فرعون بننے سے گریز کریں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی اقتدار میں آنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہے سازشی عناصر نے جمہوریت کی بساط لپیٹنے کے لئے جال بنا مگر وہ اپنی موت آپ مرگئے موٹروے ڈرائی سویز کینال ہے۔ ہم پر کوئی کرپشن کا الزام نہیں لگا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ میں سیاست نہیں ہونی چاہئے۔ بلدیاتی انتخابات مارچ 98ء کی مردم شماری کے بعد ہوں گے۔ احتساب کا عمل پھر شروع ہو گا۔ اور اسے مزید بہتر اور منصفانہ بنایا جائے گا۔ پنجاب کابینہ میں اسی ماہ توسیع ہو گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ عدلیہ کمزور ہو گی تو ادارے چل نہیں سکتے۔ ہماری دعا ہے کہ عدلیہ مضبوط ہو۔ بحران ختم اور قصہ ماضی بن چکا ہے۔

○ جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ میں نے فیصلے آئین اور قانون کے مطابق کئے ہیں۔ آئینی بحران میں قانون اور آئین کی دھجیاں بکھیری گئیں۔ جو کچھ ہوا بہت برا ہوا۔ وقت آنے پر حقائق منظر عام پر لاؤں گا۔ قائمقام صدر وسیم سجاد پرانے سیاست دان ہیں۔ امید ہے وہ آئین کے خلاف کوئی کام نہیں کریں گے۔

○ سپیکر قومی اسمبلی الٰہی بخش سومرو نے کہا ہے کہ عدلیہ میں جمہوریت آنے سے کسی کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
3-30 تا 7-30 شام

ہر قسم کی لیڈیز و جنٹس کی بہترین ورائٹی کا مرکز
ماڈرن کلاتھ ڈپو
ٹرانسفارمر چوک صادق آباد راولپنڈی
پروپرائیٹر: حضور احمد

ہر قسم کی ملکی اور غیر ملکی ہومیو ادویات تھوک اور پرچون کا مرکز
الیف بی ڈسٹری بیوٹرز
راجیکی روڈ ربوہ
فون: 766

مہنگائی کے دور میں احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اب
نیو محمود ٹیلیویژن کمپنی
• احمدیہ ٹیلیویژن فری سیٹ کروائیں
• صرف 50 روپے رزلٹ چارجز ادا کریں اور 100٪ رزلٹ حاصل کریں
• 8 فٹ کی سپیشل ڈش برائے احمدیہ ٹیلیویژن پر 12 فٹ کی ڈش کا رزلٹ حاصل کریں۔
21- ہال روڈ- لاہور
7235175 - 7125089 - 7226508
7365422

1964ء سے میاں نسیم احمد طاہر کی معروف دوکان
آپکی خدمت میں مصروف
• ہم ہر ماہ زیورات کے نت نئے ڈیزائن متعارف کرواتے ہیں • 23K اور 22K سونے کے زیورات تیار کئے جاتے ہیں • زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں کی جاتی
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر، میاں فرید یوسف
دوکان 04524-212837
رہائش 04524-212175